اسلام .... دین فطرت

مولانا عبدالرحمن عزیز
خطیب اعظم مری

فطرت سے مراد انسان کی وہ طبعی عادات و خصائل ہیں جو اس کی تخلیق میں قدرتی طور پر شامل ہوں کسی خارجی عامل کے اثر سے پیدا نہ ہوئی ہوں۔

دین سے مراد قانون حیات (Law of Life) ہے جس کے تحت انسان اپنی زندگی گذارتا ہے۔ اس کی رہنمائی میں وہ اپنے اقتضائے حیات کو پورا کرتا ہے۔ وہ قانون ملکی ہو یا قبیلہ کے رسم و رواج، جس ضابطہ کی روشنی میں انسان زندگی بسر کرتا ہے وہی اس کا دین (قانون) ہے۔ قطع نظر اس بات کے کہ وہ انسان پر جبرا مسلط کیا گیا ہے یا اس نے خود برضا و رغبت اسے قبول کیا ہے۔

دنیا میں جتنے بھی ادیان (قوانین) رائج ہیں وہ ملکی آئین کی صورت میں ہوں یا قبائلی دستور کی شکل میں۔ علاقائی رواج کی حیثیت سے ہوں یا ذاتی نظریات کے اعتبار سے تمام کے تمام کہیں نہ کہیں انسانی فطرت سے ٹکرا جاتے ہیں۔ اس کے مقتضا فطرت انسانی کے تقاضوں سے متصادم ہو جاتے ہیں کیونکہ ان تمام سسٹمز کا موجد خود انسان ہے۔ اس نے انہیں اپنی ضروریات و مفادات کے پیش نظر ترتیب دیا لیکن فطرت انسانی سے بے خبر ہونے کی وجہ سے تمام تر کاوشوں کے باوجود فطرت کے عین مطابق کوئی نظام وضع نہ کر سکا۔

انسان فطری طور پر منفرد اور کسی سسٹم کے بغیر زندگی بسر نہیں کر سکتا اس لئے ابتدائے آفرینش سے ہی خالق نے اسے زندگی بسر کرنے کا طریقہ کار اور ضابطہ بھی عطا فرمایا۔ مختلف اوقات میں مختلف اقوام کو ان کی ضروریات زندگی کے مطابق علیحدہ علیحدہ نظام عطا ہوئے۔ آج وہ تمام دساتیر الٰہی مفاد پرست انسانی ہاتھوں سے بالکل ناپید ہو گئے۔ یا ان مین اسقدر تغیر و تبدل کر دیا کہ ان کی اصل صورت بالکل مسخ ہو کر رہ گئی۔ اب ان تمام ادیان الٰہیہ کی حیثیت ان قوانین سے زیادہ نہیں جو انسانی ہاتھوں کے تراشیدہ ہیں۔ ان مین سے کوئی بھی اپنی موجودہ شکل میں حیات انسانی کے تمام پہلوؤں کو محیط نہیں اور زندگی کے تمام گوشوں کے متعلق مکمل رہنمائی نہیں کرتا۔ ان میں اکثر محض عبادات پر زور دیتے ہیں اور معاملات کے بارے میں بالکل خاموش ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی حیثیت کو جدا جدا کر کے دو الگ زندگیوں کا تصور پیش کرتے ہیں جو فطرت انسانی کے بالکل خلاف ہے۔ فطرت انسانی کے کسی ایک مقتضا سے ٹکرانے والا دین تمام انسانوں کیلئے دستور حیات نہیں بن سکتا۔ دنیا کا موجودہ فساد اسی وجہ سے ہے کہ کائنات کے مختلف جغرافیائی خطوں میں مختلف اقوام نے اپنے لئے الگ الگ نظام نافذ کر رکھے ہیں جو اس جغرافیائی حدود سے باہر رہنے والی اقوام کے نظام سے ٹکراتے ہیں۔ اور پھر جنگوں کا آغاز ہو جاتا ہے۔ دنیا کے مختلف خطوں میں بسنے والے تمام انسانوں کو ایک وحدت میں وہی نظام پرو سکتا ہے جس مین مندرجہ ذیل شرائط موجود ہوں۔

☆ وہ نظام آفاقی اور عالمی ہو۔

☆ تمام انسانوں کی فطرت کے عین مطابق ہو۔

☆ اس نظام کا موجد بھی وہی ہو جو کائنات اور انسان کا خالق ہے۔

ان تمام شروط پر جو قانون پورا اترتا ہے وہ صرف اور صرف دین اسلام ہے۔ اسلام کے معنی سپردگی اور حوالگی کے ہیں۔ بندہ جب اپنے خدا کو پالیتا ہے اور اپنے آپ کو بالکل اس کے حوالے کر دے تو اسی کو اسلام کہتے ہیں۔ اسلام یہ ہے کہ

ہمارا ذہن اس حقیقت پر بالکل مطمئن ہو جائے کہ اس کائنات کا ایک خالق اور مالک ہے۔ ہمارے احساسات میں وہ اس طرح شامل ہو جائے کہ رگ رگ میں ہم اسکی کھٹک محسوس کرنے لگیں ہم اپنے آپ کو اس طرح اس کے حوالے کر چکے ہوں کہ کسی معاملے میں اس کے خلاف جانے کا تصور تک نہ کر سکیں۔ ہمارا ذہن اسی کے بارے میں سوچتا ہو اور ہمارے جذبات اس کیلئے متحرک ہوتے ہوں ہم سب سے زیادہ اس سے ڈرتے ہوں اور سب سے زیادہ اس سے محبت کرتے ہوں۔ جس شخص کی یہ کیفیت ہو جائے وہی در اصل اسلام کو قبول کرتا ہے۔ اسلام تسلیم وتفویض کی وہ آخری قسم ہے جس میں بندہ اپنے فکر کو، اپنے جذبات کو، اپنے وجود کو اور اپنے سارے اثاثے کو خدا کے سپرد کر دیتا ہے۔ اور اپنے پاس کچھ بھی باقی نہیں چھوڑتا۔ اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومن کی تصویر کشی ان الفاظ میں کی ہے:

فلما اسلام وتله للجبين

(صفت:۱۰۳)

جب ابراہیم اور اسماعیل خدا کے مطیع ہو گئے تو ابراہیم نے اپنے اکلوتے بیٹے اسماعیل کو خدا کے حضور پیش کرنے کیلئے پیشانی کے بل لٹا دیا۔

اسلام کسی مخصوص قوم، نسل، علاقے اور رنگ کے انسانوں کا دین نہیں کہ دوسری قوم، نسل اور رنگ کے حامل قدرتی طور پر اس نعمت سے محروم ہو جاتے ہوں اور کچھ لوگ بغیر کسی محنت کے فطری طور پر اس کے مستحق قرار پائیں۔ اسلام تو لا الہ الا اللہ کے اقرار کرنے اور محمد رسول اللہ کے کردار کو ماننے کا نام ہے۔ اسی کو مان کر کوئی بھی انسان مسلم سوسائٹی میں شامل ہوتا ہے اور اس کے انکار سے آدمی کافر ہو جاتا ہے اور مسلم معاشرہ سے خارج ہو جاتا ہے۔

اسلام میں فضیلت و برتری کا معیار، قوم، نسل اور مال ومتاع نہیں بلکہ دین کے ساتھ اخلاص اور خدمت ہے۔ یہاں ایک ادنیٰ کارکن اپنی صفات و قابلیت کے زور سے ترقی کر کے سربراہ کے مقام پر بھی پہنچ سکتا ہے۔ اس امر کی تصدیق اس حقیقت سے ہوتی ہے کہ مسلمانوں کی تاریخ میں کتنے ہی ایسے غلام ہیں جو سپہ سالار، وزیر، دانش مند اور خلیفہ بنے۔ اسلام میں اشرافیہ کا کوئی وجود نہیں ہے۔ قوم کے تمام افراد مساوی درجے کے حامل ہیں۔ اسلامی مساوات کے اس عظیم اصول نے ابتدائی مسلمانوں کو دنیا کی سپر پاور بنا دیا تھا اس نے فرد میں باطنی طاقت کا بھرپور احساس پیدا کیا کہ معاشرتی طور پر پست لوگ بلند تر اور پسماندہ ترقی سے ہمکنار ہو گئے۔

اسلام ایک منظم ضابطہ ہے اس کی تعلیمات ہمہ گیر اور جامع ہیں۔ حیات انسانی کا کوئی گوشہ اس کی ہدایات سے محروم نہیں۔ اسلام عقائد سے عمل تک انفرادی زندگی سے اجتماعی حیات تک کو گائیڈ کرتا ہے۔ اس مین سیاسی، معاشرتی، تمدنی اور اقتصادی زندگی کو بھی اتنی ہی اہمیت حاصل ہے جتنی کہ اخلاقی نظام اور عبادات کی ہے۔ دین اور دنیا کے درمیان مصنوعی بُعد کو اس نے ختم کر دیا اور دنیا ترک کر کے خدا کو تلاش کرنے کے نظریئے کی سختی سے تردید کی اور فرمایا:

''ترک دنیا کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں'' نیز ''دنیا سے اپنا حصہ لینا کبھی نہ بھولنا''۔ اسلام نے انفرادیت اور اجتماعیت کے درمیان بڑا ہی نفیس توازن قائم کیا ہے۔ ہر انسان کو فرداً فرداً ذمہ دار ٹھہراتا ہے اور اجتماعیت میں انفرادی وجود کو گم ہونے سے بچاتا ہے۔ ہر فرد میں اجتماعی ذمہ داری کا احساس پیدا کرتا ہے۔ اور اسے اصلاح معاشرہ کا ذمہ دار قرار دیتا ہے فرمایا:

''كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته (بخاری)

اسلام فطرت انسانی کی گائیڈ بک ہے چونکہ فطرت میں ابتداء سے انتہا تک کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی اس لئے اس کی گائیڈ بک میں تبدیلی ناممکن ہے۔ اختتام کائنات تک اب یہی دین رہے گا اسلام انسانی فطرت کی سچی آواز ہے۔ جونہی آدمی عقل کے گرد لپٹے غلاف اتارتا ہے۔ آنکھوں پر چڑھے آبائی تقلید کے پردے ہٹاتا ہے۔ اور کانوں میں ڈالے ہوئے تعصب کے ڈاٹ نکال پھینکتا ہے تو فوراً اسکو اپنے اندر سے فطرت کی آواز سنائی دینے لگتی ہے۔ اسلام انسان کی نفسیات میں اس طرح سمویا ہوا ہے کہ اسے جدا نہیں کیا جا سکتا بلکہ انہی اصول وضوابط کا نام اسلام ہے جن کے تحت انسان کی تخلیق کی گئی ہے۔ خالق انسانیت نے فرمایا:

فاقم وجهك للدين حنيفا فطرت الله التي فطر الناس عليها

لا تبدیل لخلق الله ذالک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون (الروم:۳۰)

تم یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین کی طرف کر لو اور اس کی اتباع کرو جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا اللہ تعالیٰ کی اس تخلیق میں تبدیلی نہیں ہو سکتی یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ اسے جانتے نہیں ہیں۔

یعنی ایک بچہ جس کو معاشرے کے اثرات سے بچا کر رکھا جائے۔ اسے کسی دین کی تبلیغ نہ کی جائے جونہی اس کے سامنے اسلام آئے گا تو لازمی طور پر وہ اسے اپنی فطرت کی آواز سمجھ کر قبول کرے گا۔ کائنات کے اس عظیم فلسفے کی طرف نبیؐ نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

کل مولود یولد علی الفطرة فابواه یهودانه اوینصرانه اویمجسانه

ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے والدین (اپنے اثر سے) اسے یہودی، عیسائی اور مجوسی بنا ڈالتے ہیں (بخاری)

اس سے بڑھ کر اسلام کے دین فطرت ہونے کی کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اسمیں نیکی اور بدی کا معیار خود فطرت اور عقل سلیم کو قرار دیا گیا ہے:

البر ما اطمئن الیه القلب واطمئنت الیه النفس والاثم ما حاك فی القلب وتردد فی النفس (مسند احمد)

بھلائی وہ ہے جس سے دل مطمئن ہو اور برائی وہ ہے جس سے دل میں کھٹکا اور نفس متردد ہو۔

یہی وجہ ہے کہ اس دور میں کتنے ایسے لوگ موجود ہیں جو مسلمانوں کے سخت ترین دشمن ہونے کے باوجود اسلام سے محبت کا دم بھرتے ہیں۔ غیر مسلم ہوتے ہوئے بھی اسلام کی حقانیت کے قائل ہیں اسلام کو دین الٰہی ماننے سے انکاری ہیں مگر اس کی تعلیمات کو حرز جاں بنائے ہوئے ہیں اس کے نظام اخلاقیات کو دنیا میں کامیابی کی ضمانت سمجھتے ہیں۔ اب تک لاکھوں افراد اپنی مادر پدر آزاد نسلی تہذیب کو ٹھکرا کر اسلام کا طوق بخوشی اپنی گردنوں میں ڈال چکے ہیں اور ان کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

بقیہ: نواب صدیق حسن خان

بالاهاب

١٢۔ مالابد من الرجوع الیه فی الکلام علی حدیث رفع عن امتی الخطاء والنسیان وما استکرهوا هوا علیه

١٣۔ کشف الکریه عن اهل الغریه

١٤۔ ازالة الضمیر بتحدید القرون الثلاثة المشهود لها بالخیر

١٥۔ بط العرش مدت الاستقراء الخصائل الموجبة الظلال العرش

١٦۔ منهج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول ﷺ

١٧۔ فراسته العریف لبیان العمل بالحدیث الضعیف

١٨۔ حظیرة القدس وزخیرة الانس

١٩۔ عرف الجادی من جنان هدی الهادی

اردو

١۔ خیر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ

٢۔ توفیق الباری ترجمه الادب المفرد للبخاری

٣۔ عین الیقین ترجمه اربعین

٤۔ غنیة القاری ترجمه ثلاثیات البخاری

٥۔ تسیمه الصبی فی ترجمه الاربعین من احادیث النبی ﷺ

٦۔ خیر القرین فی ترجمه اربعین

٧۔ تقویة الایمان بشرح حدیث حلاوة الایمان

٨۔ ضوء الشمس من شرح حدیث بنی الاسلام علی خمس

٩۔ زیادة الایمان باعمال الجنان

١٠۔ چهل حدیث

١١۔ جامع السعادات ترجمه منبهات (ابن حجر)

١٢۔ الداء والدواء

١٣۔ هادی القلب السلیم الی درجات جنات النعیم

١٤۔ غراس الجنة

ماخذ

نزهة الخواطر جلد ٨ (مولانا حکیم سید عبدالحئی الحسنی م ١٣٤١ھ)

تراجم علمائے حدیث هند (مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشهروی م ١٩٦٦ء)

جماعت اهلحدیث کی تصنیفی خدمات (مولانا محمد مستقیم سلفی بنارسی)